© rasailojaraid.com

تاثرات

نصف صدی کے نہایت تلخ تجربات کے بعد مسلمانوں نے اس حقیقت کو پوری طرح محسوس کرلیا کہ مغربی مفکروں اور نظریہ سازوں کے تفریق و انتشار پیدا کرنے والے افکار و نظریات کو اختیار کرلینے کا نتیجہ مسلمانوں کی دینی و ملی وحدت اور سیاسی مرکزیت کی شکست و زوال کی صورت میں نکلا ہے۔ اور اجتماعی قوت پارہ پارہ ہو جانے کی وجہ سے وہ سامراجی اقوام کے محکوم بن گئے ہیں جو ان کا ہمہ جہتی استحصال کر رہی ہیں۔ اس احساس نے مسلمانوں کو اسلامی اتحاد و اخوت کا بھولا ہوا سبق پھر یاد دلایا اور ان کا انداز فکر بدلنے لگا۔ ۱۹۶۷ء میں اسرائیل کے ہاتھوں عربوں کی تباہ کن شکست اور مسجد اقصیٰ کو جلانے کی سازش نے مسلمانوں کی آنکھیں کھول دیں اور رباط میں اسلامی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس کے انعقاد سے مسلم ممالک میں اتحاد و تعاون کے نئے دور کا آغاز ہوا۔ چنانچہ اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس نے مستقل صورت اختیار کرلی۔ اسلامی سکریٹریٹ کا قیام عمل میں آیا اور سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی ادارے اور منصوبے اسلامی اتحاد کو فروغ دینے اور مستحکم تر بنانے کا نہایت مؤثر ذریعہ ثابت ہوئے۔ اسلامی سربراہوں کی دوسری کانفرنس لاہور میں ہوئی اور اس کانفرنس نے ایسے اہم فیصلے کیے جن سے اسلامی تنظیم کا دائرۂ عمل بہت وسیع اور اسلامی اتحاد کی بنیادیں بہت گہری اور مستحکم ہوگئیں۔ اسلامی تنظیم کے مقاصد اور منصوبوں کو عملی شکل دینے اور اسلامی دنیا کو درپیش مسائل کو حل کرنے میں اسلامی وزرائے خارجہ کی کانفرنس کو زبردست اہمیت حاصل ہوگئی۔ اس کانفرنس نے اپنے پانچویں اور چھٹے اجلاسوں میں جو کوالالمپور اور جدہ میں منعقد ہوئے تھے، بہت اہم اور دور رس فیصلے کیے تھے۔ چنانچہ ایک طرف تو سیاسی مسائل کو حل کرنے کی تدبیریں اختیار کی جانے لگیں اور دوسری طرف اسلامی ترقیاتی بینک اور اسلامی استحکام کا فنڈ جیسے مفید ادارے قائم کرکے اقتصادی روابط کو ترقی دی گئی اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دینی، معاشرتی اور ثقافتی تعلقات کو فروغ دینے پر بھی عملی توجہ کی گئی۔

اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کی ساتویں کانفرنس گزشتہ ماہ استنبول میں منعقد ہوئی تھی۔ جس میں ۳۸ ممالک شریک ہوئے۔ اس کانفرنس میں تحریکِ آزادیٔ فلسطین کو بھی نمائندگی دی گئی۔ اور اقوامِ متحدہ، عرب لیگ، مؤتمر عالمِ اسلامی، رابطۃ العالم الاسلامی اور مسلم نوجوانوں کی تنظیم کے نمائندوں نے بھی مبصر کی حیثیت سے شرکت کی۔ اس کانفرنس کا افتتاح ترکی کے وزیراعظم جناب سلیمان دیمرل نے کیا اور ترکی کے وزیر خارجہ جناب احسان صابری، ۷۷-۱۹۷۶ کے لیے کانفرنس کے صدر منتخب کیے گئے۔ حکومتِ ترکی کی جانب سے یہ تجویز پیش کی گئی کہ اسلامی ممالک کے متعلق اقتصادی اور معاشرتی تحقیقات کے لیے ایک تحقیقی مرکز قائم کیا جائے۔ کانفرنس نے اس تجویز کا خیر مقدم کیا اور ترکی وفد کی یہ تجویز بھی منظور کی کہ اسلامی ثقافت، تاریخ اور آرٹ کا ایک تحقیقی مرکز بھی استنبول میں قائم کیا جائے۔ ترکی کے ایوان ہائے تجارت و صنعت کی یونین نے یہ دعوت دی تھی کہ ممبر ملکوں کے ایوان ہائے تجارت و صنعت کے سربراہوں کی ایک کانفرنس ۱۹۷۷ء میں استنبول میں منعقد کر کے اسلامی ممالک میں تجارتی و صنعتی تعاون کو فروغ دینے کی تدابیر پر غور کیا جائے۔ کانفرنس نے یہ دعوت بھی قبول کر لی۔

چند برسوں سے ترکوں کے نقطۂ نظر میں بہت خوش گوار تبدیلی ہوئی ہے اور وہ اسلام کی ترقی اور اسلامی اتحاد کو فروغ دینے کی کوششوں میں بہت نمایاں حصہ لینے لگے ہیں۔ چنانچہ آئندہ سال سیرتِ نبویؐ کانگریس بھی استنبول میں منعقد ہوگی۔ یہ تبدیلی اس اعتبار سے اور زیادہ خوش آئند مسرت افزا ہے کہ ترک صدیوں تک اسلام کے سب سے بڑے علم بردار رہے ہیں اور ہمارے دلوں میں ان کے لیے بہت محبت و احترام ہے۔

اسرائیلی جارحیت نہ صرف عرب ممالک بلکہ پوری اسلامی دنیا اور امنِ عالم کے لیے بھی زبردست خطرہ ہے اس لیے کانفرنس میں اس مسئلہ پر پوری طرح غور کیا گیا اور اس سے متعلق کئی قراردادیں منظور ہوئیں۔ مسئلہ فلسطین کے علاوہ قبرص، فلپائن، مشرقی تیمور، فرغا بند، فرانسیسی صومالی لینڈ اور جزائر قمر (کوموروز) کے مسائل پر بھی کانفرنس نے قراردادیں منظور کیں۔ اور نسلی تعصب کا شکار ہونے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

والے باشندوں کے حقوق کی حمایت بھی کی۔ چھٹی کانفرنس میں جو جدہ میں ہوئی تھی غیر مسلم ممالک کی مسلمان اقلیتوں کو ان کے حقوق دلانے کے لیے جدوجہد کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ چنانچہ مسلمان اقلیتوں کے بارے میں مؤتمر عالم اسلامی کی تیار کردہ رپورٹ بھی کانفرنس میں پیش کی گئی بعض ملکوں میں مسلمان اقلیتوں سے جو غیر انسانی سلوک ہو رہا ہے اس پر کانفرنس نے گہری تشویش کا اظہار کیا۔ اور اس بارے میں مزید معلومات فراہم کر کے آئندہ کانفرنس میں زیادہ جامع رپورٹ پیش کیے جانے کا فیصلہ کیا گیا۔

کانفرنس نے یہ فیصلہ بھی کیا کہ اسلامی ممالک میں اقتصادی منصوبوں کا جائزہ لینے اور ان کو رُوبہ عمل لانے کے لیے اقتصادی ماہرین کی کمیٹی کے بجائے اسلامی کمیشن برائے اقتصادی وثقافتی امور قائم کیا جائے۔ اسلامی ممالک کے علاقائی تحفظ اور بحری حقوق و مفاد کی حفاظت کے لیے اسلامی ممالک کے ماہرینِ بحری قوانین کا اجتماع فوری طور پر نیویارک میں منعقد کیا جائے۔ افریقہ، مشرقِ وسطیٰ اور جنوبی ایشیا ایٹمی اسلحہ سے پاک علاقے قرار دیے جائیں۔ تیسری دنیا کے ممالک کو جو زبردست قوت بن کر اُبھرے ہیں، منصفانہ طور پر ان کے حقوق دینے کے لیے اقوام متحدہ کے منشور پر نظر ثانی کی جائے اور سلامتی کونسل اور دوسرے اداروں میں بعض ملکوں کو جو مراعات اور غیر معمولی اختیارات دیے گئے ہیں وہ ختم کر دیے جائیں۔ اور اسلامی ممالک اور دوسرے ترقی پذیر ممالک کا معاشی استحصال ختم کر کے حق و انصاف پر مبنی ایک نیا بین الاقوامی اقتصادی نظام قائم کیا جائے۔

کانفرنس کی قراردادوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے اسلامی دنیا کے اہم مسائل کا بخوبی جائزہ لیا ہے۔ تاہم یہ بات کھٹکتی ہے کہ اس نے پٹنی اور اریٹریا کے نہایت نازک مسائل پر غور نہیں کیا۔ یہاں مسلمان اپنی آزادی اور حقوق کے لیے ظلم و استبداد کے خلاف برسرِ جنگ ہیں اور جیسا کہ مؤتمر عالم اسلامی نے اپنی یادداشت میں واضح کیا ہے، فلپائن، پٹنی کشمیر، فلسطین اور اریٹریا سب پوری اسلامی دنیا کے مسائل ہیں اور ان کو حل کرنے کا اہم فرض پوری اسلامی دنیا پر عائد ہوتا ہے۔

(رزاقی)

© rasailojaraid.com